کیا میت کو غسل دینے والے پر بھی غسل لازم ہو جاتا ہے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: GUJ-0058 تاریخ: 30-10-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا میت کو نہلانے والے کا میت کو نہلانے کے بعد خود غسل کرنا ضروری ہے؟ ایک شخص کا کہنا یہ ہے کہ ضروری ہے، کیونکہ ابنِ ماجہ شریف کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ "**میت کو غسل دینے والا بھی غسل کرے**۔" برائے کرم اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ غسل صرف اُن صورتوں میں واجب ہوتا ہے، جب کوئی سببِ وجوب (مثلاً: احتلام ہونا، عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا وغیرہ) پایا جائے، جبکہ میت کو نہلانا ان میں شامل نہیں، لہذا اس کی وجہ سے غسل بھی لازم نہیں۔ ہاں! اگر میت کے بدن سے نجاست وغیرہ نکل کر ہاتھ، بدن یا کپڑوں پر لگ جائے، تو اسے دھونے کا حکم ہے۔

میت کو نہلانے والے پر غسل کرنا لازم و ضروری نہیں۔ چنانچہ سنن دار قطنی اور السنن الکبریٰ للبیھقی میں ہے: "عن ابن عباس رضي الله عنه أنه قال: ليس عليكم في ميتكم غسل إذا غسلتموه" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو غسل دو، تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، حدیث 6668، ص 3، ج 558، الناشر: دار الکتب العلمیہ)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابوعبداللہ حاکم محمد بن عبداللہ بن محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه" ترجمہ: یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین، تحت الحدیث 1426، ج1، ص543، بیروت)

مؤطا امام مالک میں ہے:" أن أسماء بنت عميس امرأة أبي بكر الصديق غسلت أبا بكر الصديق حين توفي ثم خرجت فسألت من حضرها من المهاجرين، فقالت: إني صائمة وإن هذا يوم شديد البرد، فهل علي من غسل؟ فقالوا: لا، قال محمد: وبهذا نأخذ لا بأس أن تغسل المرأة زوجها إذا توفي ولا غسل على من غسل الميت ولا وضوء إلا أن يصيبه شيء من ذلك الماء فيغسله" ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کو غسل دینے کے بعد جب باہر آئیں، تو موجود مہاجرین میں سے کسی سے پوچھا کہ آج میرا روزہ ہے اور سردی بھی بہت زیادہ ہے، تو کیا مجھ پر غسل کرنا لازم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اسی روایت سے ہم اس بات پر دلیل لاتے ہیں کہ شوہر کے انتقال کے بعد عورت کا شوہر کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں۔ میت کو غسل دینے والے پر وضو اور غسل کرنا لازم نہیں، ہاں! اگر غسل دیتے ہوئے کوئی چیز لگ جائے، تو وہ اس کو دھولے۔

(مؤطا امام مالک، جلد02، صفحہ312، الناشر الإمارات)

المبسوط للسرخسی میں ہے:" ولا يجب عليه بتغميض الميت وغسله وحمله وضوء ولا غسل إلا أن يصيب يده أو جسده شيء فيغسله" ترجمہ: میت کی آنکھیں بند کرنے والے، میت کو غسل دینے والے اور جنازہ اٹھانے والے پر وضو اور غسل کرنا ضروری نہیں۔ ہاں! اگر غسل دیتے ہوئے اس کے ہاتھ یا بدن کو کوئی چیز لگ جائے، تو وہ اس کو دھولے۔

(المبسوط للسرخسی، باب الوضوء والغسل، جلد1، صفحہ82، دار المعرفہ، بیروت)

اور جہاں تک سوال میں ذکر کردہ حدیثِ پاک کا تعلق ہے، تو یہ حدیث ابنِ ماجہ اور اس کے علاوہ

بھی کئی کتبِ احادیث میں موجود ہے، لیکن علماء نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(1) یہ حدیث منسوخ ہے اور اس کی ناسخ وہ روایت ہے، جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد تم پر غسل کرنا ضروری نہیں۔

(2) اکثر علماء کے نزدیک حدیث میں موجود حکم وجوبی نہیں، بلکہ استحبابی ہے، یعنی غسال کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، اگر نہیں کرے گا، تو گنہگار نہیں ہو گا۔

(3) یہاں غسل سے مراد پورے بدن کا نہیں، بلکہ صرف ہاتھوں کو دھونا مراد ہے۔

سوال میں ابن ماجہ کی جس روایت کی طرف اشارہ کیا گیا، وہ روایت یہ ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من غسل میتا، فلیغتسل“ ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میت کو غسل دے، تو اسے چاہیے کہ وہ خود بھی غسل کرے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث 1463، ج1، ص470، الناشر: دار إحیاء الکتب العربیہ)

مذکورہ حدیث پاک کی توجیہات کے بالترتیب جزئیات:

(1) **مذکورہ حدیث منسوخ ہے۔** چنانچہ مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”قال أبو داود: وھذا منسوخ“ ترجمہ: امام ابو داؤد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، تحت الحدیث 541، ج2، ص488، بیروت)

اسی طرح التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر میں ہے: ”وقد أجاب أحمد عنہ بأنہ منسوخ و کذا جزم بذلك أبو داود ويدل لہ ما رواہ البيهقي عن الحاكم“ ترجمہ: امام احمد نے اس حدیث کا یہ جواب دیا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اسی طرح امام ابو داؤد علیہ الرحمۃ نے اسی پر جزم کیا اور اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے امام حاکم سے روایت کیا۔

(التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعي الکبیر، جلد01، صفحہ372، بیروت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما **والی روایت ناسخ ہے۔** چنانچہ البدر المنیر فی تخریج الاحادیث

والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر میں ہے:”وناسخه حديث ابن عباس: «ليس عليكم في ميتكم غسل إذا غسلتموه وحسبكم ان تغسلوا أيديكم“ترجمہ:اس روایت کی ناسخ،حدیثِ ابن عباس ہے(جس کے الفاظ یہ ہیں)جب میت کو غسل دو،تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں،تمہارا اپنے ہاتھوں کو دھو لینا کافی ہے۔

(البدر المنير في تخريج الأحاديث والأثار الواقعة في الشرح الكبير،جلد02،صفحہ541،مطبوعہ الریاض)

(2) حدیث میں موجود حکم وجوبی نہیں،بلکہ استحبابی ہے۔ چنانچہ جامع الاحادیث اور مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے:”والأمر للاستحباب وعليه الأكثر للخبر الصحيح ”ليس عليكم في ميتكم غسل إذا غسلتموه“ترجمہ:یہاں پر غسل کرنے کا جو حکم ہے استحباب کے لیے ہے اور یہی اکثر علماء(کا مؤقف)ہے،کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب میت کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،حدیث541،جلد02،صفحہ488،بیروت،لبنان)

اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:” میت کو نہلا کر غسل کرنا بھی مستحب ہے۔“ (فتاوی رضویہ،جلد02،صفحہ45،رضا فاؤنڈیشن،لاھور)

(3) ہاتھ دھونا مراد ہے۔ چنانچہ التیسیر،فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں ہے:”أو المراد غسل الأيدي۔۔۔ قال ابن حجر: هذا أحسن ما جمع به بين مختلف هذه الأحاديث“ترجمہ:یا دونوں ہاتھوں کا دھونا مراد ہے۔علامہ ابن حجر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مختلف احادیث کے درمیان کی گئی تطبیق میں سے یہ تطبیق زیادہ اچھی ہے۔

(ملتقطاً فیض القدیر شرح الجامع الصغیر،جلد06،صفحہ184،الناشر:المکتبۃ التجاریۃ الکبری)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

06جمادی الاولی1447ھ/30اکتوبر2025ء

نوٹ:دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے